رسالہ نمبر: 98

فیضانِ جُمُعہ

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال
مُحَمَّد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

فیضانِ جُمُعہ

شیطٰن سُستی دلائے گا مگر آپ یہ رِسالہ
(٢٦ صَفحات) پورا پڑھ کر ایمان تازہ کیجئے۔

جُمُعہ کو دُرُود شریف پڑھنے کی فضیلت

نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سردارِ دو جہان محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے: جس نے مجھ پر روزِ جُمُعہ دوسو بار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے دوسوسال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔ (جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج٧ ص١٩٩ حدیث٢٢٣٥٣)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ اللہ تبارَکَ وَتعَالٰی نے اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صدقے ہمیں جُمُعَۃُ الْمبارَک کی نعمت سے سرفراز فرمایا۔ افسوس! ہم ناقدرے جُمُعہ شریف کو بھی عام دنوں کی طرح غفلت میں گزار دیتے ہیں حالانکہ جُمُعہ یومِ عید ہے، جُمُعہ سب دنوں کا سردار ہے، جُمُعہ کے روز جہنَّم کی آگ نہیں سُلگائی جاتی، جُمُعہ کی رات دوزخ کے دروازے نہیں کھلتے، جُمُعہ

کو بروزِ قیامت دلہن کی طرح اُٹھایا جائیگا، **جُمُعہ** کے روز مرنے والا خوش نصیب مسلمان شہید کا رُتبہ پاتا اور عذابِ قبر سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ **مُفَسِّرِ** شہیر حکیمُ **الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الحَنّان کے فرمان کے مطابق، **جُمُعہ** کو حج ہو تو اس کا ثواب ستّر حج کے برابر ہے، **جُمُعہ کی ایک نیکی کا ثواب ستّر گنا ہے۔** (چونکہ جمعہ کا شرف بہت زیادہ ہے لہٰذا) **جُمُعہ کے روز گناہ کا عذاب بھی ستّر گنا ہے۔** (مُلَخَّص از مِراٰۃ ج٢ ص ٣٢٣، ٣٢٥، ٣٣٦)

جُمُعَۃُ الْمُبَارَک کے فضائل کے تو کیا کہنے! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے **جُمُعہ** کے متعلق ایک پوری سورت "سُوْرَۃُ الْجُمُعَہ" نازِل فرمائی ہے جو کہ قراٰنِ کریم کے 28 ویں پارے میں جگمگا رہی ہے۔ **اللہ** تَبَارَکَ وَتَعَالٰی **سُوْرَۃُ الْجُمُعَہ** کی آیت نمبر 9 میں ارشاد فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝٩

ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! جب نماز کی اذان ہو جُمُعہ کے دن تو **اللہ** کے ذِکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو، یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔

آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پہلا جُمُعہ کب ادا فرمایا

صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مراد آبادی علیہ رَحمۃُ اللہِ الہادِی فرماتے ہیں: **حضور** علیہ السّلام جب ہجرت کر کے **مدینۂ طیّبہ** تشریف لائے تو 12 ربیع الاوّل (سِ 622ء) روز دوشنبہ (یعنی پیر شریف) کو چاشت کے وَقت مقامِ قُباء میں

اقامت فرمائی۔ دوشنبہ (یعنی پیر شریف) سہ شنبہ (یعنی منگل) چہار شنبہ (یعنی بدھ) پنجشنبہ (یعنی جمعرات) یہاں قِیام فرمایا اور مسجِد کی بنیاد رکھی۔ روزِ **جُمُعہ مدینۂ طیّبہ** کا عزم فرمایا۔ بنی سالم ابنِ عوف کے بَطنِ وادی میں **جُمُعہ** کا وقت آیا اس جگہ کو لوگوں نے مسجِد بنایا۔ سیِّدِ عالَم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے وہاں **جُمُعہ** ادا فرمایا اور خطبہ فرمایا۔ (خَزائِنُ العِرفان ص ۸۸۴)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج بھی اُس جگہ پر شاندار **مسجِدِ جُمُعہ** قائم ہے اور زائرین حُصولِ بَرَکت کیلئے اُس کی زیارت کرتے اور وہاں نوافِل ادا کرتے ہیں۔

جُمُعہ کے معنٰی

مفسّرِ شہیر حکیمُ الاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحمۃُ الحَنّان فرماتے ہیں: چُونکہ اس دن میں تمام مخلوقات وُجود میں مُجتَمَع (یعنی اکٹھی) ہوئی کہ تکمیلِ خلق اِسی دن ہوئی نیز حضرتِ آدم علیہِ السّلام کی مِٹّی اسی دن جمع ہوئی نیز **اس دن میں لوگ جمع ہو کر نمازِ جُمُعہ ادا کرتے ہیں**، ان وُجُوہ سے اِسے **جُمُعہ** کہتے ہیں۔ اِسلام سے پہلے اہلِ عَرَب اسے **عَرُوبہ** کہتے تھے۔ (مِراٰۃُ المناجیح ج ۲ ص ۳۱۷)

سرکار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کُل کتنے جُمُعے ادا فرمائے ؟

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحمۃُ الحَنّان فرماتے ہیں: نبی کریم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تقریباً پانچ سو جُمُعے پڑھے ہیں اِس لئے کہ جُمُعہ بعدِ

ہجرت شُروع ہوا جس کے بعد دس سال آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی ظاہری زندگی شریف رہی اس عرصہ میں جُمعے اتنے ہی ہوتے ہیں۔

(مِراٰۃ ج ۲ ص ۳٤٦، لمعات للشیخ عبد الحق الدهلوی ج ٤ ص ١٩٠ تحت الحدیث ١٤١٥)

تین جمعے سُستی سے چھوڑے اُس کے دل پر مُہر

اللہ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''جو شخص تین جُمُعہ (کی نَماز) سُستی کے سبب چھوڑے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کے دل پر مُہر کردے گا۔'' (سُنَنِ تِرمِذی ج ۲ ص ۳۸ حدیث ۵۰۰)

جُمُعہ فرضِ عَین ہے اور اس کی فرضیّت ظہر سے زیادہ مُؤَکَّد (یعنی تاکیدی) ہے اور اس کا منکِر (یعنی انکار کرنے والا) کافِر ہے۔ (دُرِّمُختار ج ۳ ص ۵، بہارِ شریعت ج ۱ ص ۷٦۲)

جُمُعہ کے عِمامہ کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا اِرشادِ رحمت بنیاد ہے: ''بے شک **اللہ** تَعَالٰی اور اس کے فِرِشتے جُمُعہ کے دن عمامہ باندھنے والوں پر دُرُود بھیجتے ہیں۔'' (مَجمَعُ الزَّوائِد ج ۲ ص ۳۹٤ حدیث ۳۰۷۵)

شِفا داخِل ہوتی ہے

حضرتِ حمید بن عبد الرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے والِد سے روایت کرتے ہیں کہ

فرمایا: ''جو شخص جُمُعہ کے دن اپنے ناخن کاٹتا ہے اللہ تَعَالٰی اُس سے بیماری نکال کر شِفا داخِل کر دیتا ہے۔'' (مُصَنَّف ابن اَبی شَیبہ ج۲ ص٦٥)

دس دن تک بلاؤں سے حفاظت

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ مولانا امجد علی اعظمی علیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں، حدیثِ پاک میں ہے: جو جُمُعہ کے روز ناخن تَرشوائے اللہ تعالیٰ اُس کو دوسرے جُمعے تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس دن تک۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جُمعہ کے دن ناخن تَرشوائے تو رَحمت آئے گی گناہ جائیں گے۔

(بہارِ شریعت حِصّہ١٦ ص٢٢٦، دُرِّ مُختار و رَدُّالمُحتار ج٩ ص٦٦٨، ٦٦٩)

رِزق میں تنگی کا ایک سبب

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ مولانا محمد امجد علی اعظمی علیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: جُمُعہ کے دِن ناخن تَرشوانا مُستَحب ہے، ہاں اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جُمُعہ کا اِنتِظار نہ کرے کہ ناخن بڑا ہونا اچھّا نہیں کیوں کہ ناخنوں کا بڑا ہونا **تنگیِ رِزق کا سبب** ہے۔ (بہارِ شریعت حِصّہ١٦ ص٢٢٥)

فِرشتے خوش نصیبوں کے نام لکھتے ہیں

مصطفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَہ بزمِ جنّت، مَنبعِ جُود و سخاوت، سراپا فضل و رَحمت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اِرشادِ رَحمت بُنیاد ہے: ''جب جُمُعہ کا دن آتا ہے تو مسجِد

کے دروازے پر فرشتے آنے والے کو لکھتے ہیں، جو پہلے آئے اس کو پہلے لکھتے ہیں، جلدی آنے والا اُس شخص کی طرح ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک اُونٹ صَدَقہ کرتا ہے، اور اس کے بعد آنے والا اُس شخص کی طرح ہے جو ایک گائے صَدَقہ کرتا ہے، اس کے بعد والا اُس شخص کی مثل ہے جو مَینڈھا صَدَقہ کرے، پھر اس کی مثل ہے جو مُرغی صَدَقہ کرے، پھر اس کی مثل ہے جو اَنڈا صَدَقہ کرے اور جب امام (خطبے کے لیے) بیٹھ جاتا ہے تو وہ اعمال ناموں کو لپیٹ لیتے ہیں اور آ کر خطبہ سنتے ہیں۔"

(صَحیح بُخاری ج ۱ ص ۳۱۹ حدیث ۹۲۹)

مُفسّرِ شہیر حکیمُ الامّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحمۃُ الحنّان فرماتے ہیں: بعض عُلَماء نے فرمایا کہ ملائکہ جُمُعہ کی طُلُوعِ فَجر سے کھڑے ہوتے ہیں، بعض کے نزدیک آفتاب چمکنے سے، مگر حق یہ ہے کہ سُورج ڈھلنے (یعنی ابتدائے وقتِ ظہر) سے شُروع ہوتے ہیں کیونکہ اُسی وقت سے وقتِ جُمُعہ شُروع ہوتا ہے، معلوم ہوا کہ وہ فِرِشتے سب آنے والوں کے نام جانتے ہیں، خیال رہے کہ اگر اوّلاً سو آدمی ایک ساتھ مسجِد میں آئیں تو وہ سب اوّل ہیں۔ (مِراٰۃ ج ۲ ص ۳۳۵)

پہلی صدی میں جُمُعہ کا جذبہ

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رَحمۃُ اللہِ الوالی فرماتے ہیں: پہلی صدی میں سَحَری کے وقت اور فجر کے بعد راستے لوگوں سے بھرے ہوئے دیکھے جاتے تھے، وہ چَراغ لیے ہوئے (نمازِ جُمُعہ کیلئے) جامع مسجِد کی طرف جاتے گویا عید کا دن

ہو، حتّٰی کہ یہ (یعنی نمازِ جمعہ کیلئے جلدی جانے کا) سلسلہ ختم ہو گیا۔ پس کہا گیا کہ اسلام میں جو پہلی بِدعت ظاہر ہوئی وہ جامع مسجِد کی طرف جلدی جانا چھوڑنا ہے۔ افسوس! مسلمانوں کو کسی طرح یہودیوں سے حَیا نہیں آتی کہ وہ لوگ اپنی عبادت گاہوں کی طرف ہفتے اور اتوار کے دن صُبح سویرے جاتے ہیں نیز طلبگارانِ دنیا خرید و فروخت اور حصولِ نَفعِ دُنیوی کیلئے سویرے سویرے بازاروں کی طرف چل پڑتے ہیں تو آخِرت طلب کرنے والے ان سے مقابلہ کیوں نہیں کرتے! (اِحیاءُ الْعُلوم ج ۱ ص ۲۴۶) جہاں جُمعہ پڑھا جاتا ہے اُس کو "جامع مسجِد" بولتے ہیں۔

غریبوں کا حج

حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، باِذنِ پروردگار دوعالم کے مالِک ومختار، شَہَنشاہِ اَبرار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اَلْجُمُعَۃُ حَجُّ الْمَسَاکِیْن یعنی جُمُعہ کی نماز مساکین کا حج ہے۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ اَلْجُمُعَۃُ حَجُّ الْفُقَرَاء یعنی جُمُعہ کی نماز غریبوں کا حج ہے۔

(جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج ٤ ص ٨٤ حدیث ١١١٠٩، ١١١٠٨)

جُمعہ کیلئے جلدی نِکلنا حج ہے

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے رسول، رسولِ مقبول، سیِّدہ آمِنہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے گلشن کے مہکتے پھول صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "بلاشبہ تمہارے لئے ہر جُمُعہ کے دن میں ایک حج اور ایک عمرہ موجود ہے، لہٰذا جُمُعہ کی نَماز کیلئے جلدی نکلنا حج ہے اور جُمعہ کی نَماز کے بعد

عَصر کی نماز کے لئے انتظار کرنا عمرہ ہے۔''

(اَلسَّنَنُ الکُبری لِلْبَیْہَقِی ج۳ص۳۴۲ حدیث ۵۹۵۰)

حجّ و عُمرہ کا ثواب

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوالی فرماتے ہیں: (نمازِ جُمُعہ کے بعد) عَصر کی نَماز پڑھنے تک مسجِد ہی میں رہے اور اگر نَمازِ مغرِب تک ٹھہرے تو افضل ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جس نے جامع مسجِد میں (جُمُعہ ادا کرنے کے بعد وَہیں رُک کر) نمازِ عَصر پڑھی اُس کیلئے حج کا ثواب ہے اور جس نے (وَہیں رُک کر) مغرِب کی نَماز پڑھی اسکے لئے حج اور عمرے کا ثواب ہے۔ (اِحیاءُ العُلوم ج۱ ص۲۴۹)

سب دنوں کا سردار

نَبیِّ مُعَظَّم، رَسُولِ مُحتَرم، سُلطانِ ذِی حَشَم، تاجدارِ حَرَم، سَراپا جُود و کرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ''جُمُعہ کا دن تمام دِنوں کا سردار ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے بڑا ہے اور وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک عیدُ الْاَضحٰی اور عیدُ الْفِطْر سے بڑا ہے۔ اس میں پانچ خصلتیں ہیں: ﴿۱﴾ اللہ تعالٰی نے اسی میں آدم (علیہِ السّلام) کو پیدا کیا اور ﴿۲﴾ اسی میں زمین پر اُنہیں اُتارا اور ﴿۳﴾ اسی میں اُنہیں وفات دی اور ﴿۴﴾ اِس میں ایک ساعت ایسی ہے کہ بندہ اُس وَقت جس چیز کا سُوال کرے گا وہ اُسے دے گا جب تک حرام کا سُوال نہ کرے اور ﴿۵﴾ اِسی دن میں قِیامت قائم ہوگی۔ کوئی مقرب فرشتہ و آسمان و

زمین اور ہوا و پہاڑ اور دریا ایسا نہیں کہ جُمُعہ کے دِن سے ڈرتا نہ ہو۔"

(سُنَنِ اِبنِ ماجه ج ۲ ص ۸ حديث ۱۰۸٤)

جانوروں کا خوفِ قیامت

ایک اور رِوایت میں سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ کوئی جانور ایسا نہیں کہ جُمعہ کے دن صُبح کے وَقت آفتاب نکلنے تک قِیامت کے ڈر سے چیختا نہ ہو، سوائے آدمی اور جِنّ کے۔ (مُؤطّا امام مالك ج ۱ ص ۱۱۵ حديث ۲٤٦)

دُعا قبول ہوتی ہے

سرکارِ مکّۂ مکرّمہ، سردارِ مدینۂ منوّرہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عِنایت نشان ہے: جُمُعہ میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ اگر کوئی مسلمان اسے پا کر اس وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کچھ مانگے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسکو ضرور دے گا اور وہ گھڑی مختصر ہے۔

(صَحیح مُسلِم ص ٤٢٤ حديث ۸۵۲)

عَصر و مغرِب کے درمِیان ڈھونڈو

حضور پُر نور، شافِعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ پُر سُرور ہے: "جُمُعہ کے دن جس ساعت کی خواہش کی جاتی ہے اُسے عَصر کے بعد سے غروبِ آفتاب تک تلاش کرو۔"

(سُنَنِ تِرمِذی ج ۲ ص ۳۰ حديث ٤۸۹)

صاحبِ بہارِ شریعت کا ارشاد

حضرتِ صَدرُ الشّریعہ مولانا محمد امجد علی اعظمی علیہ رَحمۃُ اللہِ القوی فرماتے ہیں:

قَبولیّتِ دُعا کی ساعتوں کے بارے میں دو قول قوی ہیں: ﴿۱﴾ امام کے خطبے کیلئے بیٹھنے سے ختمِ نَماز تک ﴿۲﴾ جُمُعہ کی پچھلی (یعنی آخری) ساعت۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۷۵٤)

قَبولیّت کی گھڑی کون سی؟

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: رات میں روزانہ قَبولیّتِ دعا کی ساعت (یعنی گھڑی) آتی ہے مگر دِنوں میں صِرف جُمُعہ کے دن۔ مگر یقینی طور پر یہ نہیں معلوم کہ وہ ساعت کب ہے، غالِب یہ کہ دو خطبوں کے درمِیان یا مغرِب سے کچھ پہلے۔ ایک اور حدیثِ پاک کے تَحت مفتی صاحِب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: اس ساعت کے متعلق عُلَماء کے چالیس قَول ہیں، جن میں دو قَول زِیادہ قوی ہیں، ایک دو۲ خطبوں کے درمیان کا، دوسرا آفتاب ڈوبتے وقت کا۔ (مِراٰۃ ج ۲ ص ۳۱۹، ۳۲۰)

حکایت

حضرتِ سیِّدَتُنا فاطِمۃُ الزَّھراء رضی اللہ تعالٰی عنہا اُس وقت خود حُجرے میں بیٹھتیں اور اپنی خادِمہ فِضّہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کو باہَر کھڑا کرتیں، جب آفتاب ڈوبنے لگتا تو خادِمہ آپ کو خبر دیتیں، اس کی خبر پر سیِّدہ اپنے ہاتھ دعا کیلئے اُٹھاتیں۔ (اَیضاً ص ۳۲۰) بہتر یہ ہے کہ اِس ساعت میں (کوئی) جامِع دُعا مانگے جیسے یہ قرآنی دُعا: رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ (پ ۲ البقرۃ: ۲۰۱) (ترجَمۂ کنزالایمان: اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذابِ دوزخ سے بچا)

(مِراٰۃ ج ۲ ص ۳۲۵) دُعا کی نیّت سے دُرود شریف بھی پڑھ سکتے ہیں کہ دُرُود پاک بھی عظیم الشان دُعا ہے۔ **افضل یہ ہے کہ دونوں خطبوں کے درمیان بغیر ہاتھ اُٹھائے بلا زَبان ہلائے دل میں دُعا مانگی جائے۔**

ہر جُمُعہ کو ایک کروڑ 44 لاکھ جہنَّم سے آزاد

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم **کا فرمانِ نَجات نشان ہے: جُمُعہ** کے دن اور رات میں چوبیس گھنٹے ہیں کوئی گھنٹا ایسا نہیں جس میں **اللہ تعالٰی** جہنَّم سے **چھ لاکھ آزاد** نہ کرتا ہو، جن پر جہنَّم واجب ہو گیا تھا۔ **(مُسنَد اَبِی یَعلٰی ج۳ ص ۲۹۱۔۲۳۵ حدیث ۳۴۲۱، ۳۴۷۱)**

عذابِ قَبر سے محفوظ

تاجدارِ مدینۂ منوّرہ، سلطانِ مکّۂ مکرّمہ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم **نے اِرشاد** فرمایا: جو روزِ جُمُعہ یا شبِ جُمُعہ (یعنی جُمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب) مرے گا عذاب **قَبر** سے بچا لیا جائے گا اور قِیامت کے دن اِس طرح آئے گا کہ **اُس پر شہیدوں کی مُہر** ہو گی۔

(حِلیَۃُ الاولیاء ج۳ ص ۱۸۱ حدیث ۳۶۲۹)

جُمُعہ تا جُمُعہ گناہوں کی مُعافی

حضرتِ سیِّدُنا سَلمان فارِسی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے، سلطانِ دو جہان، شَہَنشاہِ کون ومکان، رَحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم **کا فرمانِ عالیشان ہے:** جو شخص **جُمُعہ** کے دن نہائے اور جس طہارت (یعنی پاکیزگی) کی اِستِطاعت ہو کرے اور تیل لگائے اور

گھر میں جو خوشبو ہو ملے پھر نَماز کو نکلے اور دو شخصوں میں جُدائی نہ کرے یعنی دو شخص بیٹھے ہوئے ہوں اُنھیں ہٹا کر بیچ میں نہ بیٹھے اور جو نَماز اُس کے لئے لکھی گئی ہے پڑھے اور امام جب خطبہ پڑھے تو چپ رہے اُس کے لئے اُن گناہوں کی، جو اِس جُمعہ اور دوسرے جُمعہ کے درمیان ہیں مغفِرت ہو جائے گی۔

(صَحیح بُخاری ج ۱ ص ۳۰۶ حدیث ۸۸۳)

200 سال کی عبادت کا ثواب

حضرتِ سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر و حضرتِ سیِّدُنا عمران بن حصین رضی اللہ تعالٰی عنہما روایت کرتے ہیں کہ تاجدارِ مدینۂ منوّرہ، سلطانِ مکّۂ مکرّمہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: جو جُمعہ کے دن نہائے اُس کے گناہ اور خطائیں مٹادی جاتی ہیں اور جب چلنا شروع کیا تو ہر قدم پر بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکبِیر ج ۱۸ ص ۱۳۹ حدیث ۲۹۲) اور دوسری روایت میں ہے: ہر قدم پر بیس سال کا عمل لکھا جاتا ہے اور جب نَماز سے فارِغ ہو تو اُسے دو سو برس کے عمل کا اجر ملتا ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَ وْسَط ج ۲ ص ۳۱۴ حدیث ۳۳۹۷)

مرحوم والِدَین کو ہر جُمعہ اعمال پیش ہوتے ہیں

دو عالم کے مالِک و مختار، مکّی مَدَنی سرکار، محبوبِ پروردگار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: پیر اور جُمعرات کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور اعمال پیش ہوتے ہیں اور انبیائے کرام علیہمُ السّلام اور ماں باپ کے سامنے ہر جُمُعہ کو۔ وہ نیکیوں پر خُوش ہوتے ہیں اور ان کے چہروں کی صفائی و تابِش (یعنی چمک دمک) بڑھ جاتی ہے، تو اللہ سے ڈرو اور اپنے وفات پانے والوں کو اپنے گناہوں

سے رنج نہ پہنچاؤ۔ (نَوادِرُ الاصول لِلحَکیم التِرمذِی ج۲ص ۲۶۰)

جُمُعہ کے پانچ خُصُوصی اعمال

حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے، سرکارِ دوعالم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ معظم ہے: پانچ چیزیں جو ایک دِن میں کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو جنّتی لکھ دے گا ﴿۱﴾ جو مریض کی عیادت کو جائے ﴿۲﴾ نَمازِ جنازہ میں حاضِر ہو ﴿۳﴾ روزہ رکھے ﴿٤﴾ (نَماز) جُمُعہ کو جائے اور ﴿٥﴾ غلام آزاد کرے۔

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حِبّان ج٤ص۱۹۱ حدیث ۲۷٦۰)

جنّت واجِب ہو گئی

حضرتِ سیِّدُنا ابو اُمامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے کہ سلطانِ دوجہان شَہَنشاہِ کون ومکان، رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جس نے جُمُعہ کی نَماز پڑھی، اُس دن کا روزہ رکھا، کسی مریض کی عیادت کی، کسی جنازہ میں حاضِر ہوا اور کسی نِکاح میں شرکت کی تو جنت اس کے لیے واجِب ہوگئی۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر ج۸ص۹۷ حدیث ۷٤۸٤)

صِرف جُمُعہ کا روزہ نہ رکھئے

خصوصیّت کے ساتھ تنہا جُمُعہ یا صِرف ہفتہ کا روزہ رکھنا مکروہِ تنزیہی ہے۔ ہاں اگر کسی مخصوص تاریخ کو جُمُعہ یا ہفتہ آگیا تو کراہت نہیں۔ مَثَلاً ۱۵ شَعبانُ الْمُعَظَّم، ۲۷ رَجَبُ الْمُرَجَّب وغیرہ۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جُمُعہ کا دِن

تمہارے لئے عید ہے اِس دن روزہ مت رکھو مگر یہ کہ اس سے پہلے یا بعد میں بھی روزہ رکھو۔

(اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب ج ٢ ص ٨١ حدیث ١١)

دس ہزار برس کے روزوں کا ثواب

سرکارِ اعلیٰ حضرت امام اَحمد رَضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الحَنّان **فرماتے ہیں:** روزۂ **جُمُعہ** یعنی جب اس کے ساتھ پَنجشنبہ (یعنی جُمعرات کا) یاشَنبہ (ہفتہ کا روزہ) بھی شامِل ہو، مروی ہوا کہ دس ہزار برس کے روزوں کے برابر ہے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخرّجہ ج١٠ ص ٦٥٣)

جُمُعہ کا روزہ کب مکروہ ہے

جُمُعہ کا روزہ ہرصورت میں مکروہ نہیں، مکروہ صِرف اِسی صورت میں ہے جبکہ کوئی خصوصیّت کے ساتھ جمعہ کا روزہ رکھے۔ چنانچہ **جُمُعہ کا روزہ کب مکروہ ہے** اِس ضِمن میں **فتاوٰی رضویہ** مُخرَّجہ جلد10 صَفحہ559 سے **سُوال جواب** ملاحظہ ہوں، **سُوال:** کیا فرماتے ہیں عُلَمائے دین اِس مسئلے میں کہ **جُمُعہ** کا روزۂ نفل رکھنا کیسا ہے؟ ایک شخص نے جُمُعہ کا روزہ رکھا دوسرے نے اُس سے کہا: **جُمُعہ عیدُ الْمُؤمِنین** ہے روزہ رکھنا اِس دن میں مکروہ ہے اور بَاِصْرار بعد دوپہر کے روزہ تُڑوا دیا.... **جواب:** **جُمُعہ** کا روزہ خاص اِس نیّت سے کہ آج **جُمُعہ** ہے اِس کا روزہ بِالتَّخْصِیص چاہئے مکروہ ہے مگر نہ وہ کراہت کہ توڑنا لازِم ہوا، اور اگر خاص بہ نیّتِ تَخْصِیص نہ تھی تو اصلاً کراہت بھی نہیں، اُس دوسرے شخص کو اگر نیّتِ مکروہہ پر اِطّلاع نہ تھی جب تو اعتراض ہی

سِرے سے حماقت ہوا، اور روزہ توڑ دینا شرع پر سخت جُرأت، اور اگر اِطّلاع بھی ہوئی جب بھی مسئلہ بتا دینا کافی تھا نہ کہ روزہ تُڑوانا، اور وہ بھی بعد دوپہر کے، جس کا اختیار نَفل روزے میں والدین کے سوا کسی کو نہیں، توڑنے والا اور تُڑوانے والا دونوں گنہگار ہوئے، توڑنے والے پر قضا لازِم ہے کفّارہ اَصلاً نہیں۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَم۔

جُمعہ کو ماں باپ کی قَبر پر حاضِری کا ثواب

سرکارِ نامدار، دو عالم کے مالِک و مختار، شَہَنشاہِ اَبرار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ خوشگوار ہے: جو اپنے ماں باپ دونوں یا ایک کی قَبْر پر ہر جُمُعہ کے دن زِیارت کو حاضِر ہو، اللہ تعالٰی اُس کے گناہ بخش دے اور ماں باپ کے ساتھ اچّھا برتاؤ کرنے والا لکھا جائے۔

(اَلْمُعْجَمُ الْاَ وْسَط لِلطّبَرانی ج ٤ ص ٣٢١ حدیث ٦١١٤)

قَبرِ والِدَین پر "یٰسٓ" پڑھنے کی فضیلت

حُضُورِ اکرم، نورِ مجسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: جو شخص روزِ جُمُعہ اپنے والِدَین یا ایک کی قَبْر کی زِیارت کرے اور اس کے پاس یٰسٓ پڑھے بخش دیا جائے۔ (اَلْکامِل فِی ضُعَفاءِ الرِّجال ج٦ ص ٢٦٠)

تین ہزار مغفرتیں

سلطانِ حرمین، رحمتِ کونَین، نانائے حَسنَین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ

باعثِ چَین ہے: جو ہر جُمُعہ والِدَین یا ایک کی زِیارتِ قَبْر کر کے وہاں یٰس پڑھے، یٰس (شریف) میں جتنے حَرف ہیں ان سب کی گنتی کے برابر اللہ عزّوجلّ اس کے لئے مغفِرت فرمائے۔ (اِتحاف السّادۃ ج۱٤ ص۲۷۲) **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ہر جُمُعہ شریف کو فوت شُدہ والدین یا ان میں سے ایک کی قَبْر پر حاضر ہو کر یاسین شریف پڑھنے والے کا تو بیڑا ہی پار ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزّوجلّ یاسین شریف میں 5 رکوع 83 آیات 729 کلمات اور 3000 حروف ہیں اگر عِندَاللہ (یعنی اللہ عزّوجلّ کے نزدیک) یہ گنتی دُرُست ہے تو اِنْ شَآءَ اللہ عزّوجلّ تین ہزار مغفِرتوں کا ثواب ملے گا۔

جُمعہ کو یٰس پڑھنے والے کی مغفرت ہو گی

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم ہے: جو شبِ جمعہ (یعنی جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب) یٰس پڑھے اس کی **مغفرت** ہو جائے گی۔ (اَلتّرغیب وَالتّرھیب ج۱ ص۲۹۸ حدیث٤)

رُوحیں جمع ہوتی ہیں

جُمُعہ کے دن روحیں جمع ہوتی ہیں لہٰذا اس میں زیارتِ قُبور کرنی چاہئے اور اس روز جہنَّم نہیں بھڑکایا جاتا۔ (دُرِّمُختار ج۳ ص٤۹) **سرکارِ اعلیٰ حضرت امام اَحمد رَضا خان** عَلَیہِ رَحمَۃُ الحَنّان فرماتے ہیں: زِیارت (قبور) کا **افضل وقت** روزِ جمعہ بعدِ نمازِ صُبح ہے۔

(فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۹ ص۵۲۳)

''سُوْرَۃُ الْکَہْف''کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُ نا عبداللہ ابنِ عُمَر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مَروی ہے: نبی رَحمت، شفیعِ امّت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ باعَظَمت ہے: ''جو شَخص جُمُعہ کے روز سُوْرَۃُ الْکَہْف پڑھے اُس کے قدم سے آسمان تک نُور بُلند ہوگا جو قیامت کو اس کے لیے روشن ہوگا اور دو جُمُعوں کے درمیان جو گناہ ہوئے ہیں بخش دیئے جائیں گے۔''
(اَلتَّرغیب وَالتَّرہیب ج ١ ص ٢٩٨ حدیث ٢)

دونوں جُمُعہ کے درمیان نور

حضرتِ سیِّدُ نا ابو سعید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے، حضور سراپا نور، فیض گنجور، شاہِ غَیور صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ نورٌ علیٰ نور ہے: ''جو شخص بروزِ جُمُعہ سُوْرَۃُ الْکَہْف پڑھے اس کے لیے دونوں جُمُعوں کے درمیان نور روشن ہوگا۔''
(اَلسّنَنُ الکُبری لِلْبَیْہَقی ج ٣ ص ٣٥٣ حدیث ٥٩٩٦)

کعبے تک نور

ایک روایت میں ہے: ''جو سُوْرَۃُ الْکَہْف شبِ جُمعہ (یعنی جُمعرات اور جُمعہ کی درمیانی شب) پڑھے اس کے لیے وہاں سے کعبے تک نور روشن ہوگا۔''
(سُنَنِ دارِمی ج ٢ ص ٥٤٦ حدیث ٣٤٠٧)

''سُوْرَۃُ حٰمٓ الدُّخَان'' کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُ نا ابو اُمامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے، مدینے کے سلطان،

رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: جو شخص بروزِ جُمعہ یا شبِ جُمعہ **سُوْرَۃُ الدُّخَان** پڑھے اس کے لیے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ جنت میں ایک گھر بنائے گا۔(اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر ج۸ص ۲٦٤ حديث ۸۰۲٦) **ایک** روایت ہے کہ اس کی مغفرت ہوجائے گی۔

(سُنَنِ تِرمِذی ج ٤ ص۴۰۷ حديث ۲۸۹۸)

ستّر ہزار فِرشتوں کا استِغفار

امامُ الانصارِ وَالمُہاجرین، مُحِبُّ الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاکِین جنابِ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ دِلنشین ہے: ”جو شخص رات میں **سُوْرَۃُ الدُّخَان** پڑھے تو صبح ہونے تک اس کے لیے ستّر ہزار فِرِشتے اِستِغفار کریں گے۔“

(سُنَنِ تِرمِذی ج ٤ ص٤۰٦ حديث ۲۸۹۷)

سارے گناہ معاف

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے، سلطانِ دوجہان، شَہَنشاہِ کون ومکان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ مغفِرت نشان ہے: جو شخص جُمعہ کے دِن نمازِ فجر سے پہلے تین بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ پڑھے اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ سے زِیادہ ہوں۔

(اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط لِلطَّبَرانی ج٥ ص۳۹۲ حديث۷۷۱۷)

نمازِ جُمعہ کے بعد

اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی پارہ 28 **سُوْرَۃُ الْجُمُعَۃ** کی آیت نمبر 10 میں ارشاد فرماتا ہے:

فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَ ابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۱۰

ترجَمۂ کنزالایمان: پھر جب نماز (جمعہ) ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت یاد کرو اس اُمید پر کہ فلاح پاؤ۔

صدرُ الافاضِل حضرتِ علاّمہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مراد آبادی علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ الہادِی اس آیت کے تحت تفسیر خزائنُ العِرفان میں فرماتے ہیں: اب (یعنی نمازِ جُمُعہ کے بعد) تمہارے لیے جائز ہے کہ مَعاش کے کاموں میں مشغول ہو یا طَلَبِ علم یا عِیادتِ مریض یا شرکتِ جنازہ یا زِیارتِ علماء یا اس کے مثل کاموں میں مشغول ہو کر نیکیاں حاصِل کرو۔

مجلسِ علم میں شرکت

نمازِ جُمُعہ کے بعد مجلسِ عِلم میں شرکت کرنا مُستَحَب ہے۔ چُنانچِہ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ الوالی فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا اَنس بن مالِک رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کا قَول ہے: اس آیت میں (فقط) خرید و فروخت اور کسبِ دُنیا مراد نہیں بلکہ طَلَبِ علم، بھائیوں کی زِیارت، بیماروں کی عِیادت، جنازے کے ساتھ جانا اور اس طرح کے کام ہیں۔ (کیمیائے سعادت ج ۱ ص ۱۹۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ادائیگیٔ جُمُعہ واجِب ہونے کے لئے گیارہ شرطیں ہیں ان میں سے ایک بھی مَعدُوم (کم) ہو تو فرض نہیں پھر بھی اگر پڑھے گا تو ہو جائے گا بلکہ

مردِ عاقِل بالغ کے لئے جُمُعہ پڑھنا افضل ہے۔نابالغ نے جُمُعہ پڑھا تو نفل ہے کہ اِس پر نَماز فرض ہی نہیں۔ (دُرِّمُختار ورَدُّالمُحتار ج ۳ ص ٣٠)

"میرے غوث اعظم" کے گیارہ حُروف کی نِسبت سے ادائیگی جُمعہ فرض ہونے کی 11 شرائط

❀ شہر میں مقیم ہونا ❀ صحّت یعنی مریض پر جُمُعہ فرض نہیں مریض سے مراد وہ ہے کہ مسجدِ جُمُعہ تک نہ جاسکتا ہو یا چلا تو جائے گا مگر مرض بڑھ جائے گا یا دیر میں اچھا ہو گا۔ شیخِ فانی مریض کے حکم میں ہے ❀ آزاد ہونا، غلام پر جُمُعہ فرض نہیں اور اُس کا آقا مَنع کرسکتا ہے ❀ مرد ہونا ❀ بالغ ہونا ❀ عاقِل ہونا۔ یہ دونوں شرطیں خاص جُمُعہ کے لیے نہیں بلکہ ہر عبادت کے وُجوب میں عَقل وبُلُوغ شَرط ہے ❀ انکھیارا ہونا ❀ چلنے پر قادِر ہونا ❀ قَید میں نہ ہونا ❀ بادشاہ یا چور وغیرہ کسی ظالم کا خوف نہ ہونا ❀ مینہ یا آندھی یا اَولے یا سردی کا نہ ہونا یعنی اِس قدر کہ ان سے نقصان کا خوفِ صحیح ہو۔

(بہارِ شریعت ج ١ ص ٧٧٠، ٧٧٢)

جن پر نَماز فرض ہے مگر کسی شَرعی عذر کے سبب جُمعہ فرض نہیں، اُن کو جُمعہ کے روز ظہر مُعاف نہیں ہے وہ تو پڑھنی ہی ہوگی۔

جُمُعہ کی سنّتیں

نَمازِ جُمُعہ کے لئے اوّل وَقت میں جانا، مسواک کرنا، اچھے اور سفید کپڑے

پہننا، تیل اور خوشبو لگانا اور پہلی صَف میں بیٹھنا مُستَحَب ہے اور غُسل سنّت ہے۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۱۴۹، غُنیہ ص ۵۵۹)

غُسلِ جُمعہ کا وقت

مُفسّرِ شہیر حکیم الامّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: بعض عُلمائے کرام رحمہم اللہ السلام فرماتے ہیں کہ غسلِ جُمعہ نَماز کیلئے مَسنون ہے نہ کہ جُمعہ کے دن کیلئے۔ لہٰذا جن پر جُمعہ کی نَماز نہیں اُن کیلئے یہ غُسل سنّت نہیں، بعض عُلمائے کرام رحمہم اللہ السلام فرماتے ہیں کہ جُمعہ کا غسل نَمازِ جُمعہ سے قریب کرو حتّٰی کہ اس کے وُضو سے جُمعہ پڑھو مگر حق یہ ہے کہ غسلِ جُمعہ کا وقت طلوعِ فجر سے شروع ہو جاتا ہے۔(مِراۃ ج۲ ص ۳۳۴) معلوم ہوا عورت اور مسافِر وغیرہ جن پر جُمعہ واجِب نہیں ہے اُن کیلئے غسلِ جُمعہ بھی سنّت نہیں۔

غسلِ جُمعہ سنّتِ غیر مُؤکّدہ ہے

حضرت علامہ ابنِ عابدین شامی قُدِّسَ سِرُّہُ السامی فرماتے ہیں: نمازِ جُمعہ کیلئے غُسل کرنا سُنَنِ زَوائِد سے ہے اِس کے ترک پر عتاب (یعنی ملامت) نہیں۔

(رَدُّالمُحتار ج ۱ ص ۳۳۹)

خطبے میں قریب رہنے کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا سَمُرَہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، حضور سراپا نور، فیض گنجور، شاہِ غَیور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: حاضِر رہو خطبے کے وقت اور امام سے قریب رہو اِس لئے کہ آدمی جس قدر دُور رہے گا اُسی قدر جنت میں پیچھے رہے گا اگرچہ وہ (یعنی مسلمان)

فرمانِ مُصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔ (عبدالرزاق)

جنت میں داخِل ضرور ہوگا۔ (سُنَنِ ابوداوٗد ج۱ ص ۴۱۰ حدیث ۱۱۰۸)

تو جُمُعہ کا ثواب نہیں ملے گا

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ہے: **جو جمعہ کے دن کلام کرے جبکہ امام خطبہ دے رہا ہو تو اس کی مثال اُس گدھے جیسی ہے جو کتابیں اُٹھائے ہو اور اُس وقت جو کوئی اس سے یہ کہے کہ "چپ رہو" تو اُسے جمعہ کا ثواب نہ ملے گا۔** (مُسندِ اِمام احمد ج۱ ص ۴۹۴ حدیث ۲۰۳۳)

چُپ چاپ خُطبہ سُننا فَرض ہے

جو چیزیں نَماز میں حرام ہیں مَثَلاً کھانا پینا، سلام و جوابِ سلام وغیرہ یہ سب خطبے کی حالت میں بھی حرام ہیں یہاں تک کہ اَمْرٌ بِالْمَعْرُوف ہاں خطیب اَمْرٌ بِالْمَعْرُوف کر (یعنی نیکی کی دعوت دے) سکتا ہے۔ جب خطبہ پڑھے، تو تمام حاضِرین پر سننا اور چُپ رَہنا **فرض** ہے، جو لوگ امام سے دُور ہوں کہ خطبے کی آواز ان تک نہیں پہنچتی اُنہیں بھی چُپ رَہنا **واجب** ہے اگر کسی کو بُری بات کرتے دیکھیں تو ہاتھ یا سر کے اشارے سے مَنع کر سکتے ہیں زَبان سے **ناجائز** ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱ ص ۷۷۴، دُرِّمُختار ج ۳ ص ۳۹)

خطبہ سُننے والا دُرُود شریف نہیں پڑھ سکتا

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا نامِ پاک خطیب نے لیا تو حاضِرین دِل میں دُرُود شریف پڑھیں زَبان سے پڑھنے کی اُس وقت اجازت نہیں، یونہی صَحابہٴ کرام

عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ذِکرِ پاک پر اُس وقت رضی اللہ تعالٰی عنہم زَبان سے کہنے کی اجازت نہیں۔

(بہارِ شریعت ج ا ص ۷۷۵، دُرِّمُختار ج ۳ ص ۴۰)

خُطبۂ نکاح سُننا واجِب ہے

خُطبۂ جُمُعہ کے علاوہ اور خطبوں کا سننا بھی واجِب ہے مَثَلاً خطبۂ عیدین و نکاح وغیرہما۔ (دُرِّمُختار ج ۳ ص ۴۰)

پہلی اذان ہوتے ہی کاروبار بھی ناجائز

پہلی اذان کے ہوتے ہی (نمازِ جُمعہ کے لئے جانے کی) کوشِش (شروع کردینا) واجِب ہے اور بَیع (یعنی خرید و فروخت) وغیرہ ان چیزوں کا جو سعی (یعنی کوشِش) کے مُنافی (یعنی خلاف) ہوں چھوڑ دینا واجِب۔ یہاں تک کہ راستے چلتے ہوئے اگر خرید و فروخت کی تو یہ بھی ناجائز اور مسجِد میں خرید و فروخت تو **سخت گناہ** ہے اور کھانا کھا رہا تھا کہ اذانِ جُمُعہ کی آواز آئی اگر یہ اندیشہ ہو کہ کھائے گا تو جُمُعہ فوت ہو جائے گا تو کھانا چھوڑ دے اور جُمُعہ کو جائے۔ جُمُعہ کے لئے اطمینان و وقار کے ساتھ جائے۔

(بہارِ شریعت ج ا ص ۷۷۵، عالمگیری ج ۱ ص ۱۴۹، دُرِّمُختار ج ۳ ص ۴۲)

آج کل علمِ دین سے دُوری کا دَور ہے، لوگ دیگر عبادات کی طرح خطبہ سُننے جیسی عظیم عبادت میں بھی غلطیاں کر کے کئی گناہوں کا اِرتِکاب کرتے ہیں لِہٰذا مَدَنی اِلتجا ہے کہ ڈھیروں نیکیاں کمانے کیلئے ہر جُمعہ کو خطیب قبل از اذانِ

خطبہ منبر پر چڑھنے سے پہلے یہ اعلان کرے:

”بِسمِ اللّٰہ“ کے سات حُرُوف کی نِسبت سے خُطبے کے 7 مَدَنی پھول

❁ **حدیثِ پاک** میں ہے: ”جس نے جُمُعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگیں اُس نے جہنَّم کی طرف پُل بنایا۔“ (تِرمِذی ج ۲ ص ٤٨ حدیث ٥١٣) اس کے ایک معنٰی یہ ہیں کہ اس پر چڑھ چڑھ کر لوگ جہنَّم میں داخِل ہونگے۔ (حاشیۂ بہارِ شریعت ج ۱ ص ٧٦١، ٧٦٢)

❁ **خطیب** کی طرف منہ کرکے بیٹھنا سنّتِ صَحابہ ہے۔

❁ **بزرگانِ دین** رَحِمَہُمُ اللہُ المَتِین فرماتے ہیں: دوزانو بیٹھ کر خطبہ سنے، پہلے خطبے میں ہاتھ باندھے، دوسرے میں زانو پر ہاتھ رکھے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دو رَکعت کا ثواب ملے گا۔ (مِراٰۃ المناجیح ج ۲ ص ٣٣٨)

❁ **اعلٰی حضرت امام احمد رضاخان** عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: خُطبے میں حضورِ اقدس صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا نامِ پاک سُن کر دل میں دُرُود پڑھیں کہ زَبان سے سُکوت (یعنی خاموشی) فرض ہے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ٨ ص ٣٦٥)

❁ **”دُرِّ مختار“** میں ہے: خُطبے میں کھانا پینا، کلام کرنا اگرچہ سُبْحٰنَ اللّٰہ کہنا، سلام کا جواب دینا یا نیکی کی بات بتانا **حرام** ہے۔ (دُرِّمُختار ج ٣ ص ٣٩)

❁ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: بحالتِ خطبہ چلنا حرام ہے۔ یہاں تک عُلَمائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السّلام فرماتے ہیں کہ اگر ایسے وقت آیا کہ خطبہ شروع ہو گیا تو مسجِد میں جہاں تک پہنچا وَہیں رُک جائے، آگے نہ بڑھے کہ یہ عمل ہوگا اور حالِ خطبہ میں کوئی عمل رَوا (یعنی جائز) نہیں۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۸ ص ۳۳۳)

❁ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: خطبے میں کسی طرف گردن پھیر کر دیکھنا (بھی) حرام ہے۔ (اَیضاً ص ۳۳٤)

جُمُعہ کی اِمامت کا اَہم مسئلہ

ایک بہُت ضروری اَمر جس کی طرف عوام کی بالکل توجُّہ نہیں وہ یہ ہے کہ **جُمُعہ** کو اور نَمازوں کی طرح سمجھ رکھا ہے کہ جس نے چاہا نیا **جُمُعہ** قائم کرلیا اور جس نے چاہا پڑھا دیا یہ **ناجائز** ہے اس لئے کہ **جُمُعہ** قائم کرنا بادشاہِ اسلام یا اُس کے نائب کا کام ہے۔ اور جہاں اسلامی سلطنت نہ ہو وہاں جو سب سے بڑا فقیہ (عالم) سُنّی صحیحُ العقیدہ ہو، وہ اَحکامِ شَرعِیّہ جاری کرنے میں سلطانِ اسلام کا قائم مقام ہے لہٰذا وُہی **جُمُعہ** قائم کرے، بغیر اُس کی اجازت کے (جُمعہ) نہیں ہوسکتا اور یہ بھی نہ ہو تو عام لوگ جس کو امام بنائیں۔ **عالم** کے ہوتے ہوئے **عوام** بطورِ خود کسی کو امام **نہیں** بنا سکتے نہ یہ ہوسکتا ہے کہ دو

فرمانِ مُصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

چار شخص کسی کو امام مقرر کرلیں ایسا جُمُعہ کہیں ثابت نہیں۔ (بہارِ شریعت ج۱ص ۷٦٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کرکے ثواب کمائیے، گاہکوں کو بہ نیتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنائیے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے محلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیے اور خوب ثواب کمائیے۔

طالبِ غمِ مدینہ
و بقیع و مغفرت و
بے حساب جنّت
الفردوس میں آقا
کا پڑوس

۲۵ ربیع الغوث ۱٤۳۲ھ

ماخذ و مراجع

کتاب	مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ
خزائن العرفان	رضا اکیڈمی بمبئی	سنن کبری	دار الکتب العلمیۃ بیروت
صحیح بخاری	دار الکتب العلمیۃ بیروت	مجمع الزوائد	دار الفکر بیروت
صحیح مسلم	دار ابن حزم بیروت	الترغیب والترہیب	دار الکتب العلمیۃ بیروت
سنن ترمذی	دار الفکر بیروت	نوادر الاصول	دار صادر بیروت
سنن ابوداود	دار احیاء التراث العربی بیروت	تاریخ دمشق	دار الفکر بیروت
سنن ابن ماجہ	دار المعرفۃ بیروت	لمعات	مرکز الاولیاء لاہور
موطا امام مالک	دار المعرفۃ بیروت	اشعۃ اللمعات	کوئٹہ
سنن دارمی	دار الکتب العربی بیروت	مراٰۃ المناجیح	ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور
مسند امام احمد	دار الفکر بیروت	احیاء العلوم	دار صادر بیروت
مسند ابویعلی	دار الکتب العلمیۃ بیروت	کیمیائے سعادت	انتشارات گنجینہ تہران
مصنف ابن ابی شیبہ	دار الفکر بیروت	غنیہ	سہیل اکیڈمی مرکز الاولیاء لاہور
معجم کبیر	دار احیاء التراث العربی بیروت	فتاوی عالمگیری	دار الفکر بیروت
معجم اوسط	دار الکتب العلمیۃ بیروت	درمختار	دار المعرفۃ بیروت
الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان	دار الکتب العلمیۃ بیروت	ردالمحتار	دار المعرفۃ بیروت
الکامل فی ضعفاء الرجال	دار الکتب العلمیۃ بیروت	فتاوی رضویہ	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور
حلیۃ الاولیاء	دار الکتب العلمیۃ بیروت	بہار شریعت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرِب کی نَماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سُنّتوں کی تربیّت کے لیے سفر اور روزانہ **"فکرِ مدینہ"** کے ذَرِیعے مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کر کے اپنے یہاں کے ذِمّہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کے لیے **"مَدَنی اِنعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردارآباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں میرپور۔ فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد نزد تحصیل کونسل ہال فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ گلبرگ نمبر 1 النور سٹریٹ، صدر۔
- خان پور: دُرانی چوک نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار نزد MCB۔ فون: 0244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزارِ طیبہ (سرگودھا) ضیاء مارکیٹ، بالمقابل جامع مسجد سید حامد علی شاہ۔ 048-6007128

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 34921389-93/34126999 فیکس: 34125858

Web: www.dawateislami.net / Email:maktaba@dawateislami.net